مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

فتح، اہلِ حق کا مقدر ہے

غلبہ اور فتح انشاء اللہ اہل حق کی اور انسانیت کے لیے عمومی اور ابدی پیغام رکھنے والی ملت ہی کی ہوگی جس کی شفقت میں پوری انسانیت کا حصہ ہے، اور جس کی نظر میں ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے۔ جو حق کے لیے ہر جگہ سینہ سپر ہو جاتی ہے، اور ظلم کا مقابلہ ہر موقع پر ہر شکل میں ہر جگہ کرتی ہے، جو انسانیت کی خدمت کے لیے زندہ ہے، اور انسانیت ہی کے ساتھ وابستہ ہے، جس کا دامن فتنہ و فساد سے پاک ہے اور جو دنیا میں غلو و فساد کی نہیں حق و انصاف کی علمبردار ہے۔

مکر و فریب، سازشی ذہن، مجرمانہ و مریضانہ ذہنیت اور تخریبی ذہانت نے (جو احترام انسانیت کی منکر ہے اور عقل و اخلاق کے حدود کا کوئی لحاظ نہیں کرتی، جو انانیت اور منفی رخ پر چلتی ہے) تاریخ میں متعدد بار بظاہر ایسی شاندار کامیابی اور فتوحات حاصل کی ہیں کہ لوگوں کی نگاہیں خیرہ ہو کر رہ گئی ہیں، اس کی فتح مندیوں اور پیش قدمیوں کو دیکھ کر اکثر انسانی "تاریخ پر شبہ ہونے لگا اور اس کا اندیشہ پیدا ہو گیا کہ حق کی قوت و صداقت اور حسن انجام اور اہل تقویٰ و اہل صدق کی فتح کا یقین متزلزل ہو جائے اور اس پر اعتماد جاتا رہے، اس تخریبی قوت نے بارہا تاریخ میں ایسے ہنگامے برپا کیے ہیں کہ ان کے سامنے عزم و استقامت کے پہاڑ بھی متزلزل ہو گئے اور بڑے سے بڑے فلسفی اور علماء مذاہب بھی اپنی جگہ سے ہل گئے، آزمائش کی ان نازک گھڑیوں میں جو حیرت، واضطراب اور شک و شبہ دلوں میں پیدا ہونے لگتا ہے، قرآن مجید نے اس کی نہایت بلیغ تصویر ہمارے سامنے رکھ دی ہے۔

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

(یوسف - ۱۱۰)

یہاں تک کہ جب پیغمبر مایوس ہو گئے اور ان کو گمان ہونے لگا کہ ان سے یوں ہی کہہ دیا گیا، پہونچی انکو ہماری مدد، پس بچا دیا گیا اس عذاب سے جس کو ہم نے چاہا اور ہمارا عذاب مجرم لوگوں سے نہیں ہٹایا جاتا ہے

دوسری جگہ آتا ہے۔

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ

جب وہ آپ چڑھے تم پر اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی، اور جب بدل گئیں آنکھیں اور آگئے کلیجے

الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝ (احزاب — ۱۰-۱۱)

منہ کو اور گمان کرنے لگے تم اللہ سے طرح طرح کے گمان، یہ موقع تھا، جہاں آزمائے گئے مسلمان اور ہلائے گئے بری طرح ۔

انسان کی نفسیات ہے کہ وہ ہر غلبہ و فتح سے متاثر ہوتا اور اس کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے، خواہ وہ کیسی ہی وقتی، عارضی، یا کیسی ہی حقیر اور غیر اہم فتح ہو، قرآن مجید نے اس نفسیات کا بہترین علاج پہلے ہی کر دیا ہے، ارشاد ہے ۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ (آل عمران - ۱۹۶، ۱۹۷)

یہ کافروں کا شہروں شہر دورہ دورہ تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے، یہ چند دن کی بہار ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور برا ٹھکانا ہے ۔

دوسرے موقع پر ارشاد ہے ۔

مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ (مومن - ۴)

نہیں مجادلہ کرتے ہیں اللہ کی آیات میں مگر کفر کرنے والے، سو نہ دھوکا دے تم کو انکا شہروں میں دورہ دورہ

اس نے اس کمزور نفسیات اور ذہن کا بھی علاج کیا ہے، جو آسانی کے ساتھ مکر و فریب اور جعل سازی و سازش کا شکار ہوجاتا ہے، اس کو بار بار متنبہ اور آگاہ کیا ہے کہ ان سازشوں و فریب کاریوں اور ظاہری کامرانیوں کا انجام ذلت و ناکامی اور فضیحت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں، یہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور بودی اور بے حقیقت ہیں

وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۝ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ (عنکبوت - ۴۱)

اور بے شک گھروں میں سب سے بودا گھر مکڑی کا گھر ہے، کاش کہ یہ جانتے ہوتے ۔

اس نے صاف صاف اعلان کیا ہے کہ شر سے خیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا جس چیز کی بنیاد اور جڑیں اچھی زمین یا فطرت سلیم میں پیوست نہ ہوں وہ ہر لمحہ اور ہر وقت خطرے کی زد میں ہے، ارشاد ہوتا ہے ۔

أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ (التوبہ - ۱۰۹)

یا وہ (اچھا ہے) کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی ایک گرنے والے غار کے کنارے پر پس وہ گرا اسکو آتش دوزخ میں؟ اور اللہ نہیں سمجھ دیتا ہے ظالم لوگوں کو

دوسری جگہ آتا ہے ۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا

اور گندے کلمہ کی مثال ایک برے درخت کی سی ہے کہ اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جاوے کچھ

مِنْ قَرَارٍ ۝ (ابراہیم - ۲۶) بھی ثبات اسے نہ ہو۔

وہ حضرت موسیٰ کی زبان سے جادوگروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ	کہا موسیٰ نے کہ تم جو لے کر آئے ہو وہ جادو ہے
سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ	یقیناً اسے اللہ ابھی درہم برہم کر دے گا اللہ
الْمُفْسِدِينَ ۝ (یونس - ۸۱)	نہیں بننے دیتا ہے فسادیوں کے کام

وہ مکر و فریب اور سازش و تخریب کا عام قانون اور اس کا انجام اور حشر بتاتے ہوئے کہتا ہے۔

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ	اور نہیں پڑتا ہے برے منصوبوں کا وبال اصل
يَنظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَن	میں مگر منصوبہ سازوں پر، پس کیا وہ انتظار
تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن	دیکھ رہے ہیں اگلوں کے حشر کا سو تم اللہ کے
تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝	قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے ہرگز اس کے
(فاطر - ۴۳)	دستور میں کوئی تغیر تم کو نہیں ملے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ	اور جو لوگ ناپاک سازشیں کرتے ہیں (اللہ
عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ	اور رسول کے خلاف) ان کے لیے بڑا سخت
هُوَ يَبُورُ ۝	عذاب ہے اور رہیں ان کی سازشیں تو وہ کارگر
(فاطر - ۱۰)	ہونے والی نہیں۔

اس نے ایک ایسی عالمی حقیقت ہمارے سامنے رکھ دی ہے جو زمان و مکان نسل و وطن، کامیابی و ناکامی اور فتح و شکست سے بالاتر اور ان سب پر غالب ہے وہ ان لوگوں کی جو حکام و سلاطین کی کامیابیوں، مہم پسندوں اور حوصلہ مندوں کی فتوحات اور پیش قدمیوں سے مرعوب اور متاثر ہوتے رہتے ہیں، پرواہ نہ کرتے ہوئے صاف اعلان کرتا ہے کہ۔

فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝	پس صبر سے کام لیجیے انجام کار کامیابی
(ہود - ۴۹)	خدا ترسوں کے ہی لیے ہے۔
وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ	اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل کا چراغ بجھ گیا
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ (اسراء - ۸۱)	بے شک باطل ہی کو نابود ہونا تھا۔